Regd No. B 102

جلد ۱۰ | بمبئی دوشنبہ ۱۵- رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲- نومبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۴۳

## مقدمۃ الجیش

### سرکش اخبارات کی شہرت

تعجب کی بات ہے کہ گورنمنٹ باوجود دیدہ و مشغرانہ عالی حوصلہ ہونے کے بعض حرکت ایسی کر بیٹھتی ہے کہ بیوقوف سا بیوقوف بھی اسپر قہقہہ لگائے۔ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی کہ سٹیٹسمین - بنگالی اور بازار پترکا کو گورنمنٹ نے ایسے موقعہ پر دو دو ہاتھ دکھا کر انکی شہرت چار چند ہوگئی - اور عام لوگوں کو خیال پیدا ہوگیا کہ ان اخبارات کی تحریریں دیکھیں تو چاہئیں وہ کیا گورنمنٹ کے نشتر چبھوتے ہیں جو انپر یہ عتاب نازل ہوا ہے کہ شہزادہ ویلز کے ملنے کی جا نہ دی بلکہ ہندوستان کے اور تمام انگریزی اخبارات کو بھی تقریبًا بعض اس شرف سے محروم ہیں۔

## شہزادہ بہادر کا سرحدی دورہ

شہزادہ عالی وقار نے جو ہند پر کرم فرمایا ہے - بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ محض تفریح کا خیال ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا سے مانوس اور ہندی رعایا کے جوش وفاداری سے مطلع ہو جائیں تخت نشینی کے زمانہ میں یہ سماں آپکی نظر میں رہے - لیکن باطنی طور پر اگر غور کیا جاتا ہے تو اس دورہ میں کوئی راز بھی مخفی ہے - شہزادہ صاحب کا سرحدی دورہ بھلا وہاں کیا تفریح رکھی ہے اور یہی نہیں کہ صرف پشاور ملاحظہ فرماکے واپس ہو جائیں نہیں - لنڈی کوتل تک رونق افزا رہیں گے - وہاں کے خوانین کے لئے گورنمنٹ انڈیا نے ڈیڑھ لاکھ روپے سے ایک قصر تعمیر کرایا اسکا بنیادی پتھر شہزادہ صاحب اپنے ہاتھ سے رکھینگے - سنا کہ جسکے موقعہ پر دربار بھی ہونے لگا۔

## کچھ نہ کچھ کرکے رہینگے

بنگالی مہاشاؤں نے ابتدا دنوں سے ہی ترقی کرلی ہے سودیشی پرچار کے ساتھ ساتھ وہ اس گروہ کی بہبودی کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ جسکو انکا ساتھ دینے سے نقصان پہنچتا ہے - چنانچہ کلکتہ کی ایک کمپنی نے جو تین سو کلرکوں کو دفعتًہ علیحدہ کردیا انکی امداد کے لئے بنگالی لیڈروں نے چندہ کھولدیا ہے - چند ہزار روپے جمع ہوگئے ہیں - ابھی یہ قرار نہیں پایا کہ کس صورت سے امداد کیجائیگی - غالبًا یہ خیال ہوگا کہ ڈیڑھ لاکھ چندہ ہوجانے پر ایک کارخانہ اسلئے قایم کردیا جائیگا - کہ جسکی آمدنی سے سودیشی پرچار کے معتوب حامیوں کی حمایت کیجائیگی - اگر اسکا کافی انتظام ہوگیا تو ہمارا خیال ہے کہ عام طور پر گورنمنٹ کے دیسی ملازم بیدھڑک حب الوطنی کا ثبوت دینے کیلئے تیار ہوجائینگے

## میں الزام جو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

بنگالی کتے کا ٹون کا ٹون کرکے بیچارے لارڈ کرزن کی جان کو آ گئے۔ نہ سوچتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ اپنی ہی کہے جاتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ الزام کا چھپر ہمارے لارڈ صاحب کے سر مبارک پر رکھتے ہیں۔ ہم ان تمام پھپلی بھات کھانے والوں سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور پھر یوں الٹکل پچو بات نہیں۔ ایسی دلیل کے ساتھ کہ بات کبھی پٹ ہی نہ پڑے یہ بتلاتے ہیں کہ صنعت و حرفت کی ترقی میں کچھ بھلائی اور بہبودی ہے یا نہیں؟ ہاں صاحب ہے اور ضرور ہے ہندوستان کی صنعتوں کو پھر زندہ کرنا ہندوستانیوں اور ہندوستان میں کیسی روح پھونکتا ہے یا نہیں۔ ہاں صاحب ضرور ہی بات ہے۔ لارڈ صاحب نے اپنی مختلف اسپیچوں میں ہندوستانی صنایع کو رواج دینے کی ترغیب دی ہے یا نہیں۔ لارڈ صاحب نے اقوال کے سوا اپنے طرز عمل سے بھی ہندوستانی اشیاء کو رواج دینے کے ڈھنگ ڈالے یا نہیں؟ ہاں ہاں ضرور۔ پھر لارڈ صاحب اس سے بڑھکر اور کیا خاک کرتے انگریزوں کو اپنا دشمن کر لیتے اور انہوں نے اشارۃً اور کنایۃً وہ تحریک کی کہ ہندوستان عموماً اور بنگال خصوصاً اسباب سے برباد ہو جائیں اور انہوں نے بنگالہ کی تقسیم کر دی اور تقسیم بنگالہ نے بنگالیوں کا اسٹیم حد سے زیادہ بڑھا دیا۔ سچ ہے صاحب ایک ادنیٰ سی کرامت میں شہر شہر سودیشی تحریک ہو گئی۔ ..................

## ہندی بیچارے یہ لٹکے کیا جانیں

یہ تو پولیٹکل دُرویشوں کے چٹکلے ہیں۔ اور پردہ ہی سا ہیں کرزن شاہ کی طرح جو بڑے پہنچے ہوئے ہوں وہ ہی کر سکتے ہیں۔ ہم تو سمجھتے ہیں تمام بنگالیوں پر فرض ہے کہ کرزن شاہ کے قدموں میں دست بستہ اپنی زیادتیوں اور قصوروں کی معافی چاہیں۔ اور اس تحریک میں حتی الامکان امداد و اعانت دینے کی درخواست کریں۔ اگر عاجزی انکساری اور خلوص کے ساتھ دعا بادرود نخشش گستر لارڈ کرزن بہادر سے رعایت کی درخواست کیجائے۔ تو قیاس ہے وہ قبول کر لینگے اور کوئی ایسا دستور العمل بتا دینگے کہ دس برس میں جو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے وہ دس ہی مہینے میں ہو جائیگی۔ لارڈ کرزن بہادر کو سودیشی تحریک کے متعلق اگر کچھ بھی ذاتی بات کا کر دہلی دربار کے زمانے میں سہنے ہی تو کالا لوگ کو یہ بات سوجھانی تھی۔ ہمدردی اور حب الوطنی کی ٹھیک صلاح دی اور کچھ ہی ناسپاس ہندیوں نے الگ نکال پھینکا۔ اور وہ قبیح برا لگنے کی بات ہی ہے جب ایک شخص خود ہی کسی بات کا موجد ہو پھر اسے زبردستی مخالف قرار دیا جائے اسکا نتیجہ تو یہ ہونا ہی ہے کہ وہ مجبوراً حقیقی طور پر مخالف ہو جائیگا۔ ہکو امید ہے کہ بنگالی لیڈر ہماری تحریک اعانت کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اس سے زیادہ اسکا یقین ہے اگر حضور والیسرائے کی خدمت میں اعانت و امداد کی التجا کریںگے تو وہ کبھی نکا سا جواب نہیں دینگے بیسی کبھی اگرچہ حکم کلیکٹر کہ ادب ہی سے دربار دیگا کہ اے کالا لوگ تم پہلو پہلو ہو کر ہمارے وطن کو ہارو بتائے ... ہمارا مشن پورا ہو۔

## شاہزادہ جان و عالم کی تشریف آوری اور بمبئی کی رونق افروزی

جبکی آمد آمد کی گونج سے کان شور ہاؤ ہو کا گنبد بنے ہوئے تھے اور جسکی استقبال میں آنکھیں حبش خان کا پھاٹک (دروازہ دہلی) بنی ہوئی تھیں۔ وہ عجیب آخر آمد پر برودہ نقد یہ چیدہ بڑی امیدوں بڑی آرزوؤں کے بعد بڑی دھوم سے آئے اور کالی گھٹا کی طرح دھوم دھام کے آئے۔ شاہی اسٹاف کا ہجوم اور بڑے سے بڑے تھے مگر وہ تو انگریزی شان کا مصداق نکلا۔ ۹ نومبر کو یہ وگرام کے مطابق شاہزادہ جان و عالم (جان ہند و جان انگلینڈ) پالو بندر پر اُترے۔ میونسپلٹی کا ایڈریس سماعت فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ تو جو لوگ استقبال کیلئے کئی روز پیشتر یہاں وہاں جو کچھ تھے وہ بندر پر موجود تھے اور جھنڈی ٹھیک جھنڈے کی تھی اور انہوں نے بھی اظہار وفاداری کے تقدے ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں اور ہمارے ہر دلعزیز لارڈ کرزن بہادر کے جاہ و جلال کا کیا پوچھنا ہے ایسے موقع پر وہ بادشاہی شان سے بڑھکر ہوتے ہیں۔ بڑے ٹھاٹ کے ساتھ انہوں نے شاہزادہ بہادر کو اُتارا۔ اور پھر تھوڑی دیر ساتھ رہکر اپنی کوٹھی کا رستہ لیا اور راجہ نواب بھی تھوڑی تھوڑی دور چل کر پیچھے دبے کترا گئے۔ بمبئی بازار میں شاہزادہ بہادر کی سواری کا جلوس استقدر مختصر ہو گیا تھا کہ بزاروں شوقین جو دور سے چھوٹے بڑے ہو رہے تھے وہ پژمردہ ہو گئے۔ مگر شاہزادہ کی دید فرحت آثار نے تلافی کر دی۔ اعلیٰ حضرت نے نہایت خلوص و رحم و اشتیاق کے ساتھ نظارہ فرمایا۔ ایجانب چونکہ ... اور ... جانب اعلیٰ اور ... میں اپنے ... ہیں اس سے مشتاق

## دول یورپ کا مجنونانہ جوش

یہ تو ہم جانتے ہی تھے کہ ترکی سلطنت کے خلاف میں دول یورپ نے جو دھینگا دھینگی پر کمر باندھی ہے۔ یہ اوسکو شورہ پشتی کی حد تک پہنچا کے رہیں گے۔ کیونکہ ترکی سلطنت کا خدا ترس اور بہت رحم دل ہونا یہی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتا ہے جسکا اون برسوں سے عیسائی سلطنتیں اپنی کوشش میں ہیں کہ اسلامی سلطنت کو رفتہ رفتہ نابود کرکے لمن الملک کا ڈنکا بجا دیا جائے۔ اور واقعی ہے بھی یہی بات۔ اگر ترکی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا تو نام و نشان مٹ جائیگا تو پھر کوئی اسلامی سلطنت دنیا میں قائم نہیں رہ سکتی ہے۔ واللہ عالم میں روح القدس کا پھر جیا ہو و مسیح مسیح کی صلیب نظر آنے لگے دول یورپ کی پلیٹی کا ذہن میں ترکی سلطنت روڑا ٹھیک ہے اسلئے رات دن عیسائی سلطنتوں کو یہی فکر رہتی ہے کہ کسطرح اسکو نابود کر دیا جائے۔ مگر وہ جو کہتے ہیں جسکو خدا رکھے اوسے کون چکھے۔ کئی مرتبہ دول یورپ نے ترکی سلطنت سے حجت پیدا کی اور شورش برپا کرکے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر خوبیٔ اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین کی کوئی چال نہیں چلنے دیتی ہیں۔ ہر دفعہ یہی ہوا کہ دول یورپ دانت نکال کے رہ گئے۔ مگر یہ ہزار منہ کی کھا چکے ہیں ایسے بے غیرت ہیں کہ نچلے نہیں بیٹھیں۔ جس میں شورہ و شر کا مادہ ہر وقت ہے۔ وہ دول ورم کا بہت مجرم اور بد باطن ہوتا ہے جگر دانت نکال کر کرنا انکے نزدیک کوئی بات نہیں بخوبی ہو جاتا ہے ہماری سمجھ میں دول یورپ نے اسلامی سلطنت کو [illegible]

## عیسائیانہ خون لہرین مارنے لگا

اور اپنی قوم کی امانت سے بچے چوڑھے دوسرے بڑی خرابی کی بات ہے کہ عیسائی سلطنتیں جو اپنی محکوم رعایا پر ظلم و ستم کرتی ہیں انکی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ اور ترکی سلطنت جو ملکی انتظام اور شان سلطنت کا سر گریبان کی غرض سے ہر باطن فتنہ انگیز مفسد عیسائی رعایا پر جائز دباؤ ڈالتی ہے اوسکی خبر گیری کے لئے عیسائی سلطنتیں بے پوچھے گچھے ٹیک پڑتی ہیں۔ درحقیقت اونکی غرض تو یہی ہوتی ہے کہ دخل در معقولات کا موقع ہاتھ آوے خیر اسکا بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ خاصہ بہیں تو چلے ہی گا۔ اور وہ اپنے مقصود کو چھپا دکھاویں پوری قدرت کا کام لیگا۔ لیکن افسوس اسبات کا ہے کہ ترکی سلطنت سے باز پرس کرنیکو سارا عیسائی خاندان امنڈ پڑتا ہے۔ یہ کہاں کی شجاعت ہے کہ تو بیل تو دو شیر ببر پکھو۔ فلانی تو ہتیل کا سہارا لگا کر۔ فلانے تو کہیں کا ٹھیکا دیکھو۔ لاحول ولا قوۃ۔ اگر ترکی کا دم بھرتے ہو تو ایک کے مقابلے میں ایک آؤ۔ اور پھر دیکھو ترکی فوج کے ہاتھ۔ اجی اگر ایک کا سامنے آتے دم نکلتا ہے تو دو سہی۔ عام طور پر یہ مشہور ہے۔ دو چور سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہئے۔ اور اگر ترکی سلطنت کے مقابلے میں (جو واقعی شیر ببر ہے) دو کا بھی قافیہ تنگ ہوتا ہے تو خیر تین سہی۔ یہ کیا کہ حیثیت ہے کہ جب دو نے ہی سات پانچ ورد زن ہیں

ارے بیغیرتو! ذرا تو دلمین انصاف کرو۔

## کہاں ایک اور کہاں نصف درجن

اور پھر مزا یہ کہ شورہ پشتی کے اکھاڑے میں ہر سلطنت ایسی شریک ہے جسکو اپنی فوجی قوت و سامان جنگ اور آلات جنگ و جدل پر ناز ہے۔ آپ یہ بہادری ہے کہ تقدیر سے معاملہ میں ترکی سلطنت پر دباؤ ڈالنے کے لئے متفقہ قوت سے ایک جنگی بیڑہ تیار کیا گیا ہے ۱۵ جہاز تو تیار ہیں گویا کہ دسترس کی فکر ہے۔ ان سب کا منشا یہ ہے کہ ترکی سلطنت پر جنگی دباؤ ڈالیں اور اگر وہ ہماری درخواست نہ سنیں تو فوراً گولہ باری شروع کر دیکھائی اور ڈاردنیلز کا راستہ بند کر دیا جائے۔ ارے واہ کیا نانی جی کا گھر ہے۔ ترکی سلطنت تو موم کی بنی ہوئی ہے کہ دو جنگی کی حرارت سے ہی پگھل جائیگی۔ اور یہ باطن حاسد چپ بستہ بند کر ڈالیں گے۔ تو وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے دیکھتی رہیگی۔ ہم تو ڈنکے کی چوٹ کہے دیتے ہیں کہ اب وہ زمانہ گیا کہ کسی مصلحت کے خیال سے سات پانچ کے مقابلے میں ترکی سلطنت کچھ دبا جاتی تھی۔ اعلیٰحضرت خلیفۃ المسلمین کی جو غرض تھی وہ قریب قریب اتمام کو پہنچ چلی ہے یعنی حجاز ریلوے تین حصے سے زیادہ تیار ہو چکی ہے اب سب مصلحتیں بالائے طاق۔ اینٹ کا جواب پتھر کی سے ملیگی (انشاء اللہ المستعان) ترکی سلطنت نے جو برسوں ہی پر دو میں حیرت انگیز ترقی حاصل کر لی ہے اور سلطان المعظم نے جو مختصر عرصہ میں فوجی قوت کو سان پر چڑھا دیا اوس سے دول یورپ کے جو دو طبق روشن ہو جائیں گے اگر یاجوج ماجوج کی طرح سب ہی ٹوٹ پڑے گئے اور پھر ہوتا ہی ہے تو خیر بات دوسری ہے اور اگر

## روسی حکومت اُڑنچھو

زار روس کو خود مختاری اور سخت گیری کی قدر اب معلوم ہوئی ہے - جو رعایا سلسلۂ حکومت مین اسقدر جکڑی بندہی کہ خدا سر اوٹھایا اور جب سے خاموش ہوگیا کیا مجال جو کوئی فرد بشر زار روس کے خلاف مین دم مار سکے - زار روس کا رعب وداب اور اوسکی سخت گیری کی ہیبت اسقدر چھائی ہوئی تہی کہ روسی حکومت فرعونی حکومت کا نمونہ بنی ہوئی تہی کسیکے خواب و خیال مین بہی یہ نہین آسکتا تھا کہ کبہی روسی حکومت کا شکنجہ ڈہیلا ہوگا رعایا جو تقریباً پچاس برس سے تنگ آمد بجنگ آمد کی مصداق بنی ہوئی تہی کلیجہ مسوس مسوس کر رہجاتی تہی - بغاوت پر آمادگی تو درکنار سرکشی کے خیال سے بہی مرجہاجاتا تہا - خدا کی شان ہے کہ وہی بیکس رعایا آج ایسی شیر بنی ہوئی ہے کہ روسی حکومت کے قدم ڈگمگا رہے ہین - زار روس جو اپنی شان و شوکت اور خود مختاری پر اڑیل ٹٹو کی طرح اڑا ہوا تھا آخر اوس نے مجبور ہوکر اپنی آن بان کو خیرباد کہدیا اور شورش مٹانے کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ دیکہا کہ رعایا کے مطالبے قبول کرلئے جائین یعنی اپنی شکست اور رعایا کی فتح مان لیجائے - آخر اوس نے گہبرا کر ایک اعلان شایع کر ڈالا کہ شخصی حکومت فیصلے والی بالائے طاق - جو کچہ کام ہوگا وہ رعایا کے مشورہ اور پارلیمنٹ کی منظوری سے ہوگا - زار روس نے اسمین بہی پولیٹیکل چال چلی تہی یعنی امن قائم ہونے کی کوئی امید باد معلوم دی

## شورش فرو ہوگئی

اور صدق دل سے رعایا نے فرمانبرداری پر کمر باندھی تو تمام مطالبے منظور کئے جائینگے ورنہ پہر کسی نہ سنی جائیگی - رعایا کا زار روس کی نسبت یہ خیال ہے کہ یہ تو کافر ہے ساری خدائی کا جہوٹا - اب بچے تو کیسے بچے - زار روس کہتا ہے کہ ارے آزادی کے نوالے کے شیدائیو - ارے سب بہیجڑتی دنیا بہینی حکومت کے فدائیو - بس اب کیون ہائے پیٹ ہائے پیٹ کر رہے ہو - تمہاری سب عرضداشتین قبول - اور تمہارے سب مطالبے منظور - اب تم چند ہی روز مین مالامال ہوجاؤگے - لیکن رعایا جواب دیتی ہے سب جہوٹ - سب دروغ - تیرے قول فعل کا اعتبار کیسے ہے سچ ہے کہ جب ساکہ بگڑ جاتی ہے تو انسان کی زندگی تلخ ہوجاتی ہے - کوئی اُسکا ساتہی نہین ہوتا - وہ اپنی بات کا یقین دلانے کے لیے ہزار حلف اوٹہائے لاکہ قسمین کہائے - مگر کوئی بہروسہ نہین کرتا - یہی حال آجکل زار روس کا ہے - روز فرمان پر فرمان شایع کرتا ہے اور خود سری سے توبہ کرکے رعایا کے دل مین اپنے لطف و کرم کا سکہ بٹہانا چاہتا ہے لیکن کوئی اوسکی طرف رُخ نہین کرتا - بلوائیون کا یہ خیال ہے کہ اگر ہم اسوقت اسکے چکمے مین آگئے تو قابو پاکر یہ ہمارا رن بچہ کوہلو مین پلوا دیگا - پہر ہم کچہ بہی نہ کرسکینگے کیونکہ اسوقت جو جوش پہیلا ہوا ہے وہ مٹ جائیگا اور پہر کسیکو مخالفت کا حوصلہ نہوگا - غرض یہ کہ زار روس

## شاہی فرمان تقویم پارینہ

سمجہا جاتا ہے اور یہ غضب ہے کہ روسی فوجین بہی باغیون کی طرفداری کا مادہ پیدا ہوتا جاتا ہے - ماسکو کی ایک جلسہ مین سپاہ نے خفیہ طور پر باغیون سے یہ فیصلہ کرلیا کہ تم پر فیر نہ کرنا ہم تم پر فیر نہین کرینگے - ہمارے افسر جو تمکو اوڑا دینے کا حکم دینگے تو ہم ہوائی فیر کرینگے - چنانچہ دو موقع پر ایسا ہوا بہی - وہ فوج بہی گرفتار کرلی گئی - اس سے دوسری فوج مین جوشش پیدا ہوگیا ہے - معاملہ سے زار روس بہت گہبراہٹ پڑ گیا ہے کہ اسکا نتیجہ بہت ہی خراب ہوگا - رفتہ رفتہ تمام فوج مین یہ بادی پہیل جائیگی پہر کچہ انتظام نہو سکیگا - اسلیے اوسنے بہت ہی زور و شور کا ایک فرمان شایع کیا ہے کہ افسوس ہے رعایا امن کے قوانین کی تعمیل نہین کرتی جب اوسکو خود ہی امن کی قدر نہین اور اسکی پروا نہین تو سلطنت کیا کرسکتی ہے اگر رعایا اپنا بہلا چاہتی ہے تو فوراً تمام شورش کو رفع کردے - اور پہر دیکہے کہ وعدہ کے مطابق اوسکو حقوق دیئے جاتے ہین یا نہین اور اسکے وکیل پارلیمنٹ مین داخل کئے جاتے ہین یا نہین اور رعایا کے وکیل کی شنی جاتی ہے یا نہین - زار روس نے اسپر بہی افسوس ظاہر کیا ہے کہ حال کے دو چار مہینے مین رعایا کا جو خون ہوا ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے مگر کیا کیا جائے - جب سیدہی انگلیون کہی نہین نکلتا - تو ٹیڑہی انگلیون نکالنا پڑتا ہے - زار روس کا یہ فرمان گویا آخری چیتاونی ہے - اسپر بہی اگر شورش فرو نہین ہوئی تو معلوم نہین زار کونسا پہلو فہمائش کا اختیار کریگا -

# وائسرائی کا آخری بخار

ہند کی نحوست کو دیکھیے کہ رحم مجسم حضور وائسرائے بہادر پر بھی اپنا سکہ جما ہی دیا۔ حضور وائسرائے بہادر نے تو خاص طور پر خزان رسیدہ ہندوستان کو سرسبز و شاداب بنانے کے لیے یہ تکلیف گوارا فرمائی کر دی تھی یہان تک آئے۔ سادر ہند کی بدقسمتی تھی ایسی منحوس ہے کہ بخار کی صورت اختیار کر کے وائسرائے بہادر کے محرمہ دل کو حرارت پہونچاتی ہے۔

وائسرالمنی کی نحوست بیمار ہی بیٹھی کر ہم پر تو ایسی مسوار ہوئی تھی کہ ولایت تک پیچھا نہ چھوڑا آخر مونٹاگ کی اسکیم کے سابقہ عکس کھا گئی۔ لارڈ سوری جان [illegible] کا سین دکھا ہی دیا۔ اب نا شدنی کے طلب سے حضور وائسرائے بہادر کے نازک دل کو میاسے در گزرا ہوگا وہی کا دل جانتا ہوگا۔ ایسا وائسرائے بہادر کی رعایا کو صدمہ ہی نے آپ کو مخصوص ہند کی طرف دھکیل ہی دیا۔ یہان کی خراب آب و ہوا کی کئی مرتبہ ناسازی طبع سے سامنا کرنا پڑا۔ آخر وائسرائے بہادر خلوص دل کے ساتھ جھیل گئے مگر اس وقت ضرور جتلائے ہون گے کہ آخری وقت مین بھی بخار نے مین گرمجوشی کے وقت گرما گرمی دکھا دی خاص مہربانی اور توجہ کی نظر سے آپ نے تو ہندوستان کو سرفراز فرمایا۔ کہ وہ جیسے آپ کی خیر و برکت کو یاد کر کے روئے گا۔ مگر وہ کمبخت آپ کے پیچھے ہی پڑ گیا۔ احوال یہ ہے کہ بخار کی وجہ سے [illegible] اضطراب حق ہو گیا۔ وہ تو خیر ہوئی کہ لارڈ ریڈنگ [illegible] بات [illegible] وائسرائے بہادر کے مقابلہ مین [illegible] [illegible] نہین تو زیادہ لینے کے دینے پڑ جاتے [illegible] [illegible] [illegible] وائسرائے بہادر کی [illegible] [illegible]

# خود فضیحت و دیگران را نصیحت

ہندیون کی سودیشی تحریک پر بعض بعض حلقون مین بڑے اضطراب و ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ذرا یہ بھی تو دیکھیے کہ سودا گران برطانیہ یعنے صاحب بہادرون نے ہندوستان مین اپنی تجارت پھیلانے کے لیے کیا کیا کوشش کی تھی۔ اور کون سے طریقے استعمال کیے تھے۔ انگریزی اقتدار قائم ہوتے ہی انگریزی مدبرون نے ہندوستانی صنعتون کو پامال کیا اور انگریزی تجارت کو فروغ دینا شروع کر دیا۔ ہندوستان کے انگریزی حکام کو نادر شاہی حکم ہوتا تھا کہ جہان تک ممکن ہو کمپنی کے کارخانون مین ہندیون سے کام کرایا جائے انگریزی مصنوعات گورنمنٹ اور رشوت کے ذریعہ سے جبراً ٹھونسی جاتی تھین۔ انگلستان مین ہندوستانی مال کی درآمد بھاری محصول لگا کے بند کر دی گئی تھی ۱۸ وین صدی کے شروع مین ہندوستانی کپڑا پہننے کی نسبت قانون ممانعت انگلستان مین جاری کیا گیا جسکی خلاف ورزی کرنے والے پہننے خریدنے والے اور بیچنے والے پر ۵ پونڈ جرمانہ ہوتا تھا اس سے جی نہ بھرا تو ہندوستانی ساخت کے سوتی اور ریشمی کپڑے پر بالترتیب ۷۰ و ۸۰ فیصدی محصول لگا دیا گیا۔ صاحب لوگون کا جوش ہندی کپڑے کے خلاف یہان تک بڑھا گیا کہ قانون نافذ ہونے سے پیشتر انہون نے اکثر ایسے [illegible] پر حملہ کر دیا کہ جو بدن پر ہندی کپڑا پہنے تھیں ان بازکر [illegible] انکا فیصلہ صرف اتنا ہے کہ ہندوستانی سامان کی خریداری بھی خوب ہے جو خود تو فضیحت مہربان چلے مگر دوسرے نصیحت [illegible]

# وہ بیہودہ تھا

پائیونیر آجکل ہندوستانی کام مین لاتے ہین وہ خلاف ضابطہ اور نامناسب ہے۔ یہ تو ضروری بات ہے کہ انگریزی اسفیار کے دلدادہ اور ولایتی آب و ہوا کے پرورش یافتہ پر اقبال ہندیون کے ہر خیال مین سو سو کیڑے نکالین گے اور ان کے ہر کام کو بیہودہ اور لغو ثابت کرین گے۔ خیر یہی سہی مگر ہم یہ پوچھتے ہین کہ ہر قوم پر حب الوطنی فرض ہے یا نہین۔ اسکا جواب اسکے سوا کچھ نہین ہے کہ ہے۔ ضرور ہے۔ فرض کیسا اگر حق ہے۔ پھر ہندی لوگ جو اپنی ترقی و بہبودی کے خیال سے ہاتھ پاؤن مار رہے ہین۔ یہ کیا گناہ کر رہے ہین۔ اب رہا یہ اعتراض کہ وہ بیہودہ یہ قومی بیہودگی ترکستان ہست۔ یہ اوس وقت کہا جا سکتا ہے کہ جب کوئی قومی ہمدرد مرد میدان بنکر کھڑا ہو۔ اور بدنصیب ہندیون کو کامیابی اور فلاح کا راستہ سو جھائے کہ یہ بجائے جو ڈگر تم نے اختیار کی ہے وہ منزل مقصود سے منحرف ہوتی ہے۔ فلاح و بہبودی کا یہ راستہ ہے اس کو اختیار کر کے سیدھے چلے جاؤ۔ پھر اگر ہندی لوگ اس راستہ کو اختیار نہ کرین۔ تو بیشک بیہودہ ہین۔ ناعاقبت اندیش ہین۔ خواہ مخواہ بھی ملے وسے کرتا۔ اور چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانا یہ کونسی ہمدردی ہے۔

اب رہا پاینیر کا یہ خیال کہ "ناراضی گورنمنٹ" سو یہ خیال ہی خیال ہے۔ ملکی فلاح و بہبودی کی تدبیرین کرنا کچھ داخل جرم نہین۔

# معرکہ آرائی

## باسودہ کا دسہرا

۔۔ تاریخ ماہ اکتوبر کی صبح کیا سہانی تھی ہوا سن سن چل رہی تھی۔ گویا پنکھے سے جھل رہی تھی۔ بارش کی شدت کی وجہ سے سردی بہت عمدہ پڑنے لگی تھی۔ لوگ اپنے اپنے بستر سے اوٹھکر سکڑے سکڑائے جوق جوق دریا پارہ سری کی جانب جا رہے تھے۔ جلدی کی وجہ سے گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ یکایک کچھ گھوڑوں کی ٹاپ اور آدمیوں کی آواز سنائی دی۔ سب کی نظر اوس طرف کو مخاطب ہوئی۔ ہاں آج دسہرہ ہے باسودہ سے یہ لوگ بن ٹھن کر اپنی اپنی چوڑی پوشاک سامان کے ساتھ باڑہ سرکاری کی جانب چلے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں جشن قریب ہونے والا ہے۔ چنانچہ یہ سب لوگ بھی جلد جلد اشنان کر کراکر کپڑے پہن ٹیم ٹام سے درست ہوکر روانہ ہونے۔ قریب ۸ بجے یہ سب مجمع نزدیک باڑہ سرکاری کے جمع ہو گیا ابھی لوگ پورے طور سے اگر کپڑے بھی نہیں ہونے تھے۔ یکایک پیچھے کی جانب سے آواز چھم چھم کی سنائی دی۔ اور سب لوگ چونک پڑے۔ گویا نیند کی جھپک میں تھے۔ اور کہنے لگے اللہ یہ تو آرام جان ہیں (طوائف کا نام ہے) اور سب کی جان میں جان آئی۔ در سب لوگ اندر جاکر اپنے اپنے قرینے سے لوگ بیٹھے۔ اور ناچ وغیرہ شروع ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہز ہائینس سیندھیا سرکار کی تصویر جس کا دن بھر سے بڑی دھوم تھی پہونچ گئی۔ اور

اوس کے بعد حسب دستور کی رسم ادا کی گئی۔ اور جو لوگ جمع تھے اونہوں نے حسب لیاقت اپنی اپنی تہنیت کے اشعار پڑھے۔ چنانچہ انہیں خاکسار نے بھی یہ چند اشعار پڑھے ؎

چل رہی ہے ہر طرف باد بہاری آج کل
فرحت و راحت میں کیوں ہے خلق ساری آج کل
دل ہوا دل آباد اور دل شاد ہیں
محفل شادی ہے نزول فضل باری آج کل
جشن جمشیدی بپا ہے آج باسودہ میں یوں
مثل دولہن کیوں کچہری کو سنواری آج کل
ہر در و دیوار میں ہے کو ... ہیں
نقش رنگی سے بڑھکر دستکاری آج کل
غیب سے یہ ... فرح بخش
فکر کیوں ہے کھل گئی قسمت ہماری آج کل
سیندھیا سرکار نامور عالیجاہ کا
فیض کا ہر سمت کو دریا ہے جاری آج کل

اسکے بعد عطر پان کی رسم ادا ہوئی اور یکایک بندوقیں چھوٹنے لگیں جس سے سب لوگ چونک پڑے اور اوس طرف متوجہ ہو گئے۔ اوسکے بعد سب کے سب اپنی پوشاکیں بغل میں دباکر اپنے گھر بھاگے۔ جیسے آج دسہرہ کی خوشی میں اسیر یاس و غم سر پر پاؤں دہر کے سرکار کی جان و مال کو دعا دیتے ہوئے اور ٹیچھو ہو گئے

ذاتی

ایک انگریزی خوان

**دل کسیہ سیا اپنا مظہر ہے یہ سنکی رنج و ملال نکلا**
**گرچہ خ خسرہ یہ ماہ رمضان کا چلکو کچھ ہلال نکلا**

مولانا پنچ ۔ فداتو تشریف کو دونوں ہاتھوں سے دباکر سنبھل بیٹھے اور مصلے کو بغل میں دبا ۔ یک قدم بڑھا۔ سر کو اونچا فرما ۔ رو بجو ہا گئے۔ اور ناک کی سیدھ میں دیکھتے "وہ گئے" حضرت آج تو رنگ کے چھٹے معلوم ہوتے ہیں۔ نہ سلام نہ بندگی نہ نمسکار ۔ نہ گڈ مورننگ ۔ لگے تو دیدہ لینے ۔ کیا روسی پھر حد افغانستان پہ آگئے ۔ یا امیر کابل سو بھی ۔ لاحول ولا عجب کوڑہ مغز آدمی ہو شاہ روس تو بیچارہ سلطنت سے بیزار ہو رہا ہے اور کیا عجب ہے کہ اوسکو زندگی سے بھی بیزار ہونا پڑے ۔ رہے امیر صاحب ۔ وہ انہیں شوخیاں آئیں گی آتے آتے۔ تو کیا شاہزادہ ہمایوں چشم فریدون خدم پرنس آف ویلز قدم رنجہ ہونے نہیں بہائی ۔ آنحضور تو ابھی تشریف لائی ہی ہیں کیا عجب ہے کہ جب ہندوستان کا ستارہ چمکے اور آپ کے قدوم میمنت لزوم سے اس بیچارے کی سرگردانی دور ہو جائے ۔ اور وہ اہل ہند کی فریادیں جنکو انگلینڈ تک پہنچتے پہنچتے بہت کوہ و دریا عبور کرنا پڑتے تھے ۔ اور پھر بھی پتھروں سے ٹکرا کر بے نیل مرام واپس آنا پڑتا تھا ۔ اب بس گوش گذار ہو جائیں گی ۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ہونہار شہزادہ والاشان غربا پرور دربار پھر یاد منعقد فرمائیں گے تاکہ ہندوستانی ... رئیس پھر چونک تماشہ دیکھنے والا دربار دہلی سنہ ۱۹۰۳ء کی طرح تباہ حال نہ ہو جائیں اور ہم جیسے بگڑے ہوئے مفلس قلاچوں کی بھی صورت بہبودی نکل آئے ۔ اور وہ خود اپنی چشم دور بین سے بیخود حال پریشان ہندوستان ملاحظہ فرماکر اگر سر دست نہیں تو جب آپ سریر آرائے تخت انگلینڈ ہونگے تو اس غریب بیکس ملک کے حال زار پر خاص توجہ مبذول فرمائینگے ۔ یہ کہکر وہ ہٹ سے جسر

اپنے مخالفین کی ہمیشہ مہمان نوازی کی یہ وہ ملک ہے جو ہر وقت اور ہر حالت میں اپنے بادشاہ وقت کے واسطے جان ہتیلی پر رکھے تیار رہا اور ہے - اسنے اپنی میزبانی سے ادنیٰ ادنیٰ گورنر جنرل اور وائسرایوں کو بادشاہ بنا کر انگلینڈ بھیجا - شاید وہ مرکے بھی ہندوستان کا مزا نہ بھولینگے - مگر آہ پھر بھی ہمارے گذشتہ لارڈ نے اسکی قدر دانی کے صلے میں اپنے پولٹیکل چالوں کی چھری اوسکی گردن پر رکھ ہی دی - خیر اور ہمارے ہمعصر چاہے جو کچھ کہیں - مگر ہم تو ان لارڈ کی عنایتوں کو اپنی بد اعمالی کا ثمرہ خیال کرتے ہیں - پورانے گرگ کہنسال چچا سعدی فرما گئے ہیں سے چو خواہد کہ ویران کند عالمے * دہد ملک در پنجۂ ظالمے * تو اچھا اب سمجھا - شاید آپکے کوئی منظور نظر آگئے - استغفر اللہ - آپ آدمی ہیں یا نیچری کالج کے جنٹلمین - ایسی سمجھ پر کس ریشائیل کی لمبی داڑھی کی پھٹکار - لے تو یہ پھٹکار میان آجکل ثمرہ بانی مع خرچ کا یار ہے - اگر کچھ استدعا کیجئے تو صاف کہدیں - بے بضاعت ہونگے - دیوالہ نکل گیا - اگر زیادہ اصرار کیجئے تو فوراً سے پیشتر جواب ملا کہ آپ دوستی کے قابل نہیں چلئے چھٹی ہوئی - استدعا تو استدعا - آپ اپنے کسی خریدار سے بقایا ہی طلب کیجئے - دیکھئے پھر گرگٹ کی طرح کیسے رنگ بدلتے ہیں - اچھا آپنے گھنٹہ بھر شتر بے مہار کی طرح منہ اٹھائے رکھا کچھ دیکھا بھی - برا مہربانی کسی نئی روشنی والے سے ذرا عینک مانگ کر لگا لیجئے پھر دیکھئے - وہ چاند نظر آرہا ہے - اور کل سے رمضان المبارک معہ اپنی خیر و برکت کے گئے لیجئے اب جاتے ہیں - مگر عید پر بغلگیر ہونے کا وعدہ کیجئے تو بشرط زندگی پھر ملینگے

راقم

ہر ایک کو نصیب ہوا ہے وصال یار
دل میں کسیکے عید کا ارمان رہ گیا

بقلم

مظہر - جی اے - از سلطان پور

## جانتے ہو زکوٰۃ جسمانی

تسکین بخش قلوب عاشقان سر پر آوردہ محبوبان بلند شان عالی مکان چھپا در وازو قند تسلیمات کی بیل بیل اور سب کی بوچھار کے بعد آئینۂ جہان نما تو ند شریف پر روشن ہو اب وہ زمانہ ہے تو ند اور تمام اعضا کی زکوٰۃ ادا کی جاوے - اجی حضرت کیا تلاطم کی راحت منزل میں سے ہو آئے ہو جو اسطرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو - مال و دولت کی زکوٰۃ تو خیر ہم بھی سنا کرتے تھے آپ چودہویں صدی کے مولانا پیدا ہوئے ہیں جو لگے تو ند شریف کی زکوٰۃ بتانے - بالکل اس قسم جانور والکیمر کے پتھر ہے - کسی مدرسہ میں تعلیم پائی ہوتی تو اس رمز کو پہچان سکتے - یہ تمام صحت بدنی کے لوازمات سے ہیں - خالق اکبر نے بیشمار فضل و کرم سے حضرت انسان کو مال منار رکھا ہے لیکن اس اربع عناصر کی محل میں جز لیکر ایسے غفلت مجسم بنگئے ہیں کہ اسکے حمید الانعام کے مقابل شمہ بھر شکریہ بجا نہیں لاتے - قربان اس فکر رسا کے دیو جی زمین کی تو کہی آسمان کی - آج تو آپ سیف الحق واعظ الملک سے بھی گرد گفتار بنگئے - عالم خواب میں کسی سے سرو پا حیرت انگیز لکچر کا ورشن ہو گیا - اجی سنو دیکھئے حیرت ہے مغفرت کر ایسے زٹل ہانکنے والے کی ایک جوتے بچار تو ہیں نا بہ دولت کران بدنام کنندہ نکو نامی چند سو کیا علاج سنت نبوی پر خاتمہ ہو بس یہی آرزو ہے آپکے فرمانے کی ضرورت نہیں - اینجانب کی روشن ضمیری بجلی جاتی ہے - سیدھی طرح سوال کا جواب تشفی بخش دیویں - ورنہ قسم ہے کھیت باڑی کے چاکٹوں کی - ایک چپت ایسی رسید کیجائیگی کہ تمام شیخی ناک کے رستے جھڑ جائیگی - کیا کہنا آپکی ہتھیر در منہ کے چپ چونے سے روسی سیاہ کا استنجی خطا ہو جاتا ہے - بلے ناودی بیگر دانی کے جناب کے مقابل دم نہیں مار سکتے - بھیا اس طولانی تقریر کو رہنے دیجئے - جلد اس معمہ کو حل کیجئے - کثرت اشتیاق سے ناہ بدولت کو الانتظار اشد من الموت کا واقعہ آرہا ہے اخاہ بال ٹپک پڑی - خیر بالفعل تو ناہدولت ٹھنڈے ٹھنڈے تشریف کا ٹوکرا لیجا رہے ہیں کسی دوسرے وقت دیکھا جائیگا - کہان جاو گے ہم سے بھی چلنے لگے - جلدی دخل دیجئے بہتر ہمہ تن سماعت ہوکر گوش شنیدن کی ٹھیرائیے جیسا کہ زکوٰۃ مال ادا کرنے سے مال و دولت محفوظ و مصئون رہتے ہیں - علیٰ ہذا القیاس جسمانی زکوٰۃ سے بدن صحیح و سالم رہتا ہے آپ تو چالیس برس زمان ہیں دو مرد کنایات میں بلا کا ملکہ حاصل ہے معلوم کر لیں کہ یار خالق کا مافی الضمیر کیا ہے - اسوقت بدوضعی ہماری جانب سے آپ ادا کیا لائیں - قرۃ العین مال و دولت میں چالیسوان حصہ مقرر ہے - علیٰ ہذا القیاس سال بھر میں ایک ماہ جسمانی زکوٰۃ کے لئے ہے - بیسیون خورد و نوش کر انتریان بیچ ادھر میں - معدہ خان بگڑ بیٹھے ہیں - اندرونی عہدہ دار خوراک کی ریل

ذیل سے سست پڑ جاتے ہیں۔ ان میں از سر نو
جان آ جاتی ہے۔ روح پھونکنے کے لئے چند روز تک
مہلت دینا لازمی شے ہے۔ تاکہ ان دنوں میں
وہ بھی آرام لیں۔ تیس دن صرف تین سو
ساٹھ دن میں ہیں۔ نہ یہ تو بڑا اسقدر کب ہے
لیکن مطلب کی بات ایک مد بھی۔ بھیا پیچ آپ
بھی حکیم حاذق ہیں۔ نبض دیکھتے ہی تمام اندرونی
حالات بتلا دیتے ہیں۔ اور تمام نسخے اور نسخے لکھ
رکھ دیتے ہیں۔ اس امر کو آپ بخوبی جانتے ہونگے
کہ اکثر بیماریاں خرابی معدہ سے ظہور پذیر
ہوتی ہیں۔ اور خرابی معدہ بلا تحاشا کھانے
سے پیدا ہوتی ہے۔ تا وقتیکہ معدہ ردی
فضلات سے پاک و صاف نہ ہو جائے صحت
ایک مشکل امر ہے۔ اسلئے بعض حکمائے کاملین
اسکے دفاع کے لئے ترک خوراک کی ہدایت
کرتے ہیں تاکہ اسکے مواد تحلیل ہو جائیں۔ اور
فیس بدن سے خارج ہو کر معدہ پاک و صاف
ہو جاتا ہے۔ حکیم مطلق شارع برحق کے ہر ایک
کام میں حکمت کے بیش بہا خزائن مخفی ہوتے
ہیں۔ سال بھر میں ایک مہینہ اسلئے معین ہے
کہ صرف بارہ تیرہ گھنٹے کھانے پینے سے کنارہ کشی
کیجائے۔ تاکہ ردی مواد تحلیل ہو کر بدن چست
و چالاک ہو جائے۔ اور وہ رمضان المبارک کا
ماہ مبارک ہے۔ ایک مہینہ کے روزہ رکھنے
سے کوئی ایک بیماری پاس نہیں پھٹکتی۔ اور یہ
روزہ جو مطابق الصوم زکوۃ البدن
کے ہے [illegible] ۔ وہ امرین عقبا [illegible]
[illegible] حاصل ہوتے ہیں۔ افسوس [illegible]
[illegible] اور غفلت [illegible] لاپروائی
سے ایسی گراں مایہ شے کو مفت کھو دیتے ہیں
دنیا دین [illegible] کے علاوہ نامہ اعمال کی
سیاہی اور عاقبت کی شرمساری مناسب نہیں
رہی - یار لوگوں نے جان رکھا ہے کہ شاید
عاقبت میں بھی کوئی حیلہ گھڑ لینگے دنیا میں
تو رنگ رلیاں منالیں۔

واقف

اب تو آرام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

لسان الصدق

# قادیانی کے کرشن ہونے کا تازہ ثبوت

بچوں کے پیچ مکاروں کے پیچ دنیا کی کے
پیچ - داڑھی بڑھ ... کے پیچ طفلی مار تیون
کے ہیچ سلامت و لامت ملامت - عید وسس
بنیس سلام اور گھڑون بلکہ ہزار ہا کہا بچون
لاکھون تالی کا ڈیون ڈنڈوت اور با لاگن کے
واضح رہے مقدس ہو کر اکابر اپنی حیثیت
کے باعث جو تجربہ کاروں کے کان کاٹ لائی
ہیں۔ اور اپنے آپ کو استاد سمجھتے ہیں ان کا
حال کہنا چاہتے ہیں۔ مگر بشرطیکہ ذرا اپنے کان
صاف کر لیجئے۔ اگر پیسے پاس ہوں تو کسی
سرتم عار بنا لیجئے۔ صرف داڑھی سیدھی
ناف تک بڑھا لیجئے اور سر پر ایک گدھے کا
بوجھ پگڑی کا رکھ کر لنگڑاتے لنبراتے چلنے سے
کام نہیں چلتی۔ ذرا آنکھوں سے اوپر ی
کا چشمہ اور ذرا زمانہ کا رنگ دیکھئے جو صرف
مکان سے روزانہ پیشری خانہ تک چلنے آنے سے
تجربہ اور رنجت نگاری نہیں حاصل ہوتی۔ مگر کرنا
ہانے جیوتی دیکھئے۔ خیر لیجئے میری وحشت کا
حالت گھبگئی - ایک روز بیٹھے بیٹھے جو عجب دیان
وحشت نے آ گھیرا اور تفریح کرنے کے لئے
مجھے مجبور کیا - تو بندہ درگاہ نے جھٹ پٹ
جوتا در بغلیں کر گھوڑے دار پاجامہ سنبھالتے
ڈبڑ بذ تانگہ کے آدمی کو دست بہا ندے سیدھا
اوس سڑک کی راہ لی۔ جہاں سواروں کی نجاست
ہونے والی تھی۔ حسب اتفاق اوسی شب کو
دیسی تھی۔ خوب خوب آتشبازی جو نیازی
دیکھنے میں آئی۔ سواروں کے چلنے میں عجب لطف
تھا - جیسے دیکھئے ایک نئے چہرہ سے اچھل کود
کر رہا ہے۔ کوئی زنجیروں میں کسا ہوا۔ کوئی
تختہ پر گھسیٹا ہوا چلا جا رہا ہے - غرض جیسے
ہر ایک ایک نئی وضع میں سماں ہے کہ رامجی کا
لشکر ہی ظاہر کرتا ہے - غرض کہ جوں توں رات
کٹی - صبح کے چار بجے بندہ درگاہ نماز کے تیم
پابند ہیں آپکے شکم شریف کی آنتوں پر ظاہر ہے
ایک مسجد پر پہونچے جو قصاب ٹولہ واقع محلہ
[illegible] میں واقع ہے جو ٹھیک پل آہنی ریلوے
کے نیچے واقع ہے وہاں پہنچتے ہی ایک نیا
رنگ دیکھنے میں آیا۔ مسجد میں بجائے نمازیون
کے راون کو دیکھا کہ عبادت خدا میں دست بستہ
کھڑے ہوئے ہیں مجھے کمال تعجب ہوا کہ
خانہ خدا میں راون کا کیونکر گذر ہوا۔ مخدوم کو
جگا کر دریافت حال کیا۔ معلوم ہوا کہ کرشن جی
قادیانی کے چیلے صاحب جنکا استھان اسی مسجد
کے پاس ہے اونکی طرف سے اس شیوالدین کی
ہونے والی ہے اسوجہ سے راون کا گذر یہاں
بھی ہوا ہے - جناب پیچ صاحب میں تو رند مشرب
آدمی ہوں سمجھے کیا بعد نماز فجر منتظر تھا کہ
شاید چیلے صاحب مع کر راون کی خبر لینگے۔ مگر
معلوم ہوا کہ وہی مشیر [illegible]

ابھی میان ہارون شیر علی خان پسند ہی میں تھے رہنے لگے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں۔ تو پہلی بار مین بھی رفتہ رفتہ وہی شروع ہوگئی۔ یعنی توڑ کر مسجد میں بنتی تھیں۔ اب مسجد ویسے ہی نماز ہونے لگے۔ یہاں کرشن بخش صاحب جو چیلے خاص کرشن قادیانی کے بنارس ہی میں ہیں۔ چندے وصول کرتے پھرتے ہیں۔ کیون کیسی عمدہ تازہ خبر سنائی۔ کبھی آپنے بابا آدم کے وقت سے بھی ایسی خبر سنی تھی۔ اب فرمایئے کرشن جی کے اوتار ہونے میں مرزا قادیانی کے ہندوؤں کو کیا شک باقی رہ گیا۔ لعنۃ اللہ علی المشرکین۔

راقم

رفیع الخیال بنارسی

## اگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب
## ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

بہت روز کے بعد اس جوش سے بندر پر اس قدر وسیع قرنطینہ بنانے کی کیا وجہ ہے۔ معلوم ہوا کہ ہندی حجاج کی تکلیف قرنطینہ کامران کے باعث یہاں منتقل کرانے کی تجویز ہے۔ حجاج کو جو جو تکالیف کی شکایت ہے۔ اس میں ہماری گورنمنٹ کو الزام دینا چاہیے کیونکہ سال گذشتہ میں جبکہ اہل تیونس و الجیریا مغربیا حجاج بکثرت وارد ہوئے تھے تو گورنمنٹ فرنچ نے (جہاز کرایہ ایجنٹ کا دستور ہے) دو طرفہ خرچ آمد و رفت کے علاوہ نیز زاد راہ سفر مدینہ منورہ از جدہ تا مدینہ جدہ واپسی بھی بطور امانت رکھی تھی اور جب لوٹ چکے تب جدہ واپس آئے تب قونصلات فرانس سے اپنی اپنی امانت سفری لیکر مدینہ منورہ تک پہنچے چنانچہ اسکی نقل میں ہندی حجاج آمدنیہ اکثر بمبئی سے ڈبل پیسہ دیکر آئے تھے اور اسپر بھی اکثر حجاج کا زادراہ مدینہ برٹش وائس قونصل جدہ کے یہاں امانت رکھا گیا تھا چونکہ یہ نیا سال گذشتہ میں برٹش قونصلات جدہ بے ترتیب بار ایجاد ہوا تھا۔ اور امسال اوسکی پوری طور سے تعمیل کیجارہی ہے۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ وائس قونصل جدہ کی خلاف اہل بمبئی کی فریاد سنی جائے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ وائس قونصل۔ خان بہادر۔ اسلام کامل جنٹلمین۔ ڈاکٹر۔ تعلیمیافتہ ہونے کے علاوہ کار سرکاری میں بخوبی جیت۔ اور یہ بات گورنمنٹ کو دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کیسے فرقوں پر منقسم ہوگیا ہے۔ اور خانبہادر صاحب عرفات پر بھی با احرام و بلا سعی و طواف ہی خدا سے حج قبول کرا لیتے ہیں۔ علاوہ بریں نہ صرف حجاج بلکہ مقیمین حجاز بھی جن جن تکالیف میں ہیں اور زیادہ بہبود کم ہے۔ اسکا ثبوت اونکی ماہواری تنخواہ اور روزانہ اصراف سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے علاوہ بریں جناب خانبہادر صاحب بہت بڑے خیر خواہ ایجنٹ شیپن اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے ہیں۔ اسکو جو خسارہ جاوی و ترکی وغیرہ کمپنی کے مقابلہ میں ہوتا ہے کامیابی ہو جائیگی۔ ہمارے جمیع برادران اہل اسلام پر فرض ہے کہ اس تدبیر کو کامل طور سے شروع کریں۔ اور وہ بھی جدہ سے باثبوت۔ اسطرح سے گورنمنٹ کو لازمی انتظام کرنا ہوگا۔

راقم

حاجی محمد [illegible] ([illegible])

اپنڈ ایمن درد پشت۔ گھٹنے کے آثار۔ بیشاب کی کمی کرنا۔ مثانہ کے عمل میں فرق ہونا۔ ریت بہنا۔ آنکھوں کا پھولنا۔ ٹخنوں کا سوجنا۔ رنگ بدلجانا وغیرہ وغیرہ شکایتیں پیدا ہوتی ہیں لیکن مریض کو یہ خیال نہیں آتا کہ اس سے درد گردہ پیدا ہوگا وہ غفلت سے کام لیتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مہلک مرض جلندھر یا ذیابیطس میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ڈون صاحبکی دافع درد پشت وگردہ گولیاں صرف گردہ کے لیے گویا خاص دوا ہے خالص جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہیں۔ اس سے گردہ کے زخم اور سوزش کو آرام ہوجاتا ہے۔ مثانہ سے زہریلے مادہ کو خارج کرتا ہے۔ ڈون صاحب کی درد پشت وگردہ کی گولیاں آنتوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ اپنا مفید اثر گردہ اور مثانہ ہی تک محدود رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں کل دوا فروشوں کے یہاں سے مل سکتی ہیں یا براہ راست مالکان ادویات فاسٹر میکلیلن کمپنی ۸ ویلز سٹریٹ اکسفورڈ سٹریٹ لندن انگلنڈ سے قیمت پیشگی روانہ کرنے پر بلا محصول ڈاک ارسال خدمت ہوسکتی ہیں۔ قیمت فی بکس دو روپیہ۔ اور ۶ بکسوں کی اکٹھی قیمت دس روپیہ ہو سکتے ہیں۔

# نامی گرامی کارخانہ عطر شہر قنوج

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر وروغن خوشبودار و سینٹ یونڈر ولایتی مربہ جات و گلقند و عطردان کانچ و دوپلا و شیشیان وکنستر ولایتی و تمباکو گولی معروف کیوڑہ وگلاب جوہر خشک لیمون وغیرہ وپارچہ سرمائی یعنے [illegible] و رنگا رنگ ترس وغیرہ قنوج کے چھپے ہوئے و روغن درازی بال و خضاب بال کالا کرنیکا و عرق حسن [illegible] و منجن دندان اور ہر قسم کے مال نہایت عمدہ کفایت ادا یا مناسب نرخ سے ملتے ہیں۔ درخواست آنے سے فہرست مال مفت ارسال کیجاتی ہے۔ تمام خط وکتابت زبان انگریزی و ہندی گجراتی و ناگری و اردو میں ہو سکتی ہے۔

## مختصر فہرست

عطر گلاب فی تولہ دو سو روپیہ تولہ تک۔ روح گلاب فی تولہ [illegible] تک۔ عطر کیوڑا و حنا و [illegible] و شمامہ و چنبیلی و جوہی فی تولہ [illegible] تک۔ عطر مولسری و چمپہ و حسنا و زعفران و بیلا و کیتکی فی تولہ [illegible] تک۔ روح خس سہاگ بازاری فی تولہ [illegible] تک عطر اسطنبول عنبر [illegible] تک فی تولہ۔ روغن بیلا و چنبیلی و موگرا و حنا کیوڑہ وغیرہ مسالہ فی سیر [illegible] تک عرق گلاب کیوڑہ [illegible] فی سیر تک

## پتہ

ماکھن لال چمن سکھ واس حسن لال مرچنٹ قنوج سٹی

# بغیۃ المحتاج بترجمۃ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب میں نہایت مستند کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آجتک عربی دان حضرات کو فائدہ پہنچاتی رہی۔ اردو پڑھنے والے اس سے بہرہ مند نہیں ہوسکتے تھے اس وقت کے دستور کی غرض سے عالم ابدال فاضل بے مثال اشہر مولانا مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جینیکر فرزند ارجمند [illegible] جانفشانی اور عرق ریزی سے اسکا اردو میں ترجمہ فرمایا ہے مستند اور اسکے اختلافات [illegible] قول کو بالتصریح نہایت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ ہمنے اپنی قوم اور ملک کے فائدہ کے خیال سے اسکی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں عنقریب اسکی پہلی جلد چھپکر شائع ہوگی دونوں جلد کی قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] امید ہے کہ شائقین علم بہت جلد فرمایشیں بھیجینگے ورنہ دوسرے طبع کا انتظار کرنا پڑیگا

المشتہرون

مولوی محمد عبداللہ جینیکر وشرکاء تاجران کتب مطبوعہ مصر استنبول بیروت ہندوستان وغیرہ۔ بھنڈی بازار بمبئی۔

# مجموعۂ صنایع نادرہ

منتخبات باقری ہر دو جلد مع فرہنگ قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] منشی محمد باقر جینیکر محلہ [illegible] سے نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل مل سکتی ہے۔ درخواست میں پتہ صاف بخط نستعلیق ہونا چاہیے۔

بفضل تعالیٰ معزز خریداران و بیوپاریان کی توجہ خاص کا یہ نتیجہ ہے کہ اس کارخانہ کو فرمایشات کے سپلائی کرنے کی [illegible] ضرورت ہوئی [illegible] انتظام [illegible] مال کا کیا گیا۔ فی روپیہ [illegible] کمیشن پر قنوج کا ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے

مختصر فہرست عطریات و روغن کارخانہ ہذا

| نام عطر | قیمت | نام عطر | قیمت |
|---|---|---|---|
| گلاب حنا | ۸ روپیہ تولہ تک | مولسری چمپہ | ۸ روپیہ تولہ تک |
| کیوڑا موتیا | [illegible] تولہ تک | روغن چمبیلی بیلا | [illegible] سیر تک |
| چنبیلی جوہی | [illegible] تولہ تک | روغن مسالہ عمدہ | [illegible] سیر تک |

کل فرمایشیں بنام ایم ایچ برادرس کمیشن ایجنٹس قنوج آنی چاہئیں

# جاسوسونکی پولٹین

گورنمنٹ روس کی رعایا نے جو رعائتین طلب کی ہین وہ وسیع پیمانہ پر ہین اور انکا تعلق خاص طور پر ملکی قیدیون سے ہے۔

روسی ممالک مین کسیطرح موجودہ شورش فرو ہونے کے آثار نظر نہین آتے بلکہ اور نئے مقامات سے بھی مزید خونریزی اور شورشین برپا ہونے کی خبرین موصول ہوئی ہین۔

اڈیسہ شہر کے بدمعاشون نے پولیس سے سازش کرکے اکثر یہودی خاندانون کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ کل تعداد اموات کا پتہ لگانا دشوار معلوم دیتا ہے۔

فی الحال پانچ ہزار زخمی اسپتالون مین ہین۔ ۳۰۰ لاشین دفنائی گئی ہین۔

لندن کے سہرا ور وہ ربی (یہودیون کے مذہبی مقتدا) کو ایک روسی یہودی نے خاص تار دیا ہے جس مین ظاہر کیا گیا ہے کہ روس مین اکثر یہودی گھرانے تباہ اور برباد کر دئے گئے ہین۔ اور پسماندہ کی امداد کی سخت ضرورت بتلائی گئی ہے۔ چشمہ زر انکی امداد اور دیگر امدادی اسباب فراہم کرنے کی تدبیر کر رہے ہین۔

قصر الحمرا مین یہودیون کا ایک جلسہ ہوا تھا اور وقت روسی یہودی ستم زدگان کے لئے امدادی چندہ کھولنے کی درخواست کی گئی

سنا جاتا ہے کہ اس ہفتے مین دول عظام کا ایک بیڑہ جس مین ۱۵ جنگی جہازات شامل ہین جزائر ... مین داخل ہو جائیگا ... زیادہ ... ہے

روٹر کے نامہ نگار کو مقام کیف سے ایک تازہ تار برقی موصول ہوا ہے جس مین ظاہر کیا گیا ہے کہ کامل تین رات تک یہودیون کے حلقے مین لوٹ مار قتل و غارت کا بازار گرم رہا۔ اس کے علاوہ دیگر روسی مقامات کی بدنظمی و بدعملی ایسے وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے کہ کیف کا واقعہ مشتے نمونہ از خروارے سمجھا جاتا ہے۔

اڈیسہ کی تازہ خبر مظہر ہے کہ پچھلے دنون جو وارداتین یہان کے متعلق شائع ہوئی ہین ان مین کسیطرح مبالغہ سے کام نہین لیا گیا ہے

روسی ریلوے کی ہڑتال روز بروز ڈھیلی جا رہی ہے۔ اور ٹرین کا سلسلہ اب جاری ہو جانے کے آثار ہویدا ہین۔

ایک روسی سرکاری باضابطہ فرمان مین ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت اور درجون کی اسامیون کو لازم ہے کہ حتی الامکان موجودہ بغاوت کے فرو کرنے کی کوشش کرین اور موجودہ شورش کو مٹانے مین گورنمنٹ کی امداد کرین۔ اگر کوئی امیر غریب یا ادنیٰ درجہ کے لوگون سے سازش کریگا۔ تو وہ اوسکا نتیجہ برا دیکھے گا۔ کیونکہ روسی گورنمنٹ اپنے ملک مین امن و امان قائم رکھنے کے لئے کسیطرح کی تفریق نہ کرے گی۔ اور ہر شخص سے یکسان سلوک پیش آئیگی۔

مقام وشنگٹن اور اناپولس کے بحری اور دیگر سرکاری محکمونکی جانب سے پرنس لوئی آف بٹنبرگ کی بڑی آؤ بھگت اور خاطر مدارات ہونے کے بعد پرنس بالٹیمور کو گئے تھے جہان سے ہمراہ جہاز کے بیڑے نے انکا خیر مقدم کیا۔ وہان سے نیویارک کو تشریف لیجائینگے۔

بیان کیا گیا ہے کہ عوام کی سرپرستی نامی گروہ اشخاص نے لی ہے اور فوجی سپاہ اور پولیس نے بلوہ کے فرو کرنے پر کمر نہین باندھی ہے بلکہ دراصل لوٹ مار مین وہ بھی شریک نظر آتے ہین سینکڑون خاندان تباہ ہو گئے اور لاکھون کا نقصان ہو گیا ہے۔ اکثر قیمتی جانین تلف ہو گئین۔ اور اب ملک مین قیام امن کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ تعداد اموات اور قتل کی وارداتون کا پتہ لگانا بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ پولیس نے اکثر لاشین خفیہ طور پر دفن کر دی ہین۔

کوہ قاف مین مزید شورشین برپا ہونے کی خبر پہنچی ہے۔ اور ولاس کے اطراف ۸ کارخانہ ڈھا دئے گئے۔ اور قتل و غارت اور سفاکی کی حد ہو گئی۔ کہ لوگون کی آنکھین نکالین زبانین کھینچین۔ اور زندہ جلائے گئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ مین ایک تازہ شاہی اعلان صادر ہوا ہے۔ اور اسمین رعایا کو اطمینان دلایا گیا ہے۔ کہ باوجود مخالفین اصلاح کے ملک مین ضروری تدبیرین اور اصلاحین جاری ہو کر رہین گی۔ کیونکہ گورنمنٹ ملک مین امن اور رعایا کی بہبودی کے لئے سرگرم کام کیا چاہتی ہے۔

روس کے صدر اعظم کاونٹ ڈویٹ نے ایک جدید انتخابی مجلس شوریٰ مرتب کی ہے جس مین ممبرون کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ اور جن مین ۲۵ وکلاء شہر والون کے جانب سے بھی شامل کئے گئے ہین۔ جنکی کل تعداد ۴۰۰ کے قریب ہے۔ اس کمیٹی کے انتخاب کے وقت ذاتی لیاقت جانچنے پر کام نہین لیا گیا تھا اور عام طور پر حقوق انتخاب دئے گئے ہین۔

حضور لارڈ منٹو ۲۰ نومبر کو بمبئی پہنچین گے اور ۲۲ نومبر کو کلکتہ اور تہوڑی دیر بعد اگزکٹو کونسل کا اجلاس کرین گے حضور لارڈ منٹو گورنمنٹ ہوس کلکتہ مین ۱۹ دسمبر کو دربار ڈرائنگ روم فرمائین گے۔

مہاراجہ بردوان بنکورہ مین آئے وہان آپ کا پتلا بناکر جلایا گیا۔

بریڈلا ہال لاہور مین یکم نومبر کو شاہی اعلان ۱۸۵۸ع کی سالگرہ بڑے دہوم دہام سے منائی گئی۔

بنارس کی نمایش کے لئے لوکل گورنمنٹ سے پوری امداد منظور کی۔ ایک افسر بہی اسکے لئے عطا فرمایا ہے۔

رہتک کے ۶۰ دیہات پر فصل ربیع ۱۹۰۳ع کے معاملے کا بقایا ۹۰۴۴۹۳ روپیہ معاف کیا گیا۔

رنگون مین خالص دیسی سرمایہ سے ایک بنک بہی کہولنے لگے وہان بہی سودیشی کا شوق ہے۔

آستانہ علیہ مین دو افسر اسپتال کی نگرانی کے لئے مقرر ہوئے ہین۔ کہ حجامون کی دوکانون پر اون کے آلات کی صحیح پڑتال کیا کرین تاکہ ہو سکے متعدی امراض اون کے استرون کے ذریعہ سے متعدی امراض کے ابرام تندرست لوگون کے لئے سرایت کے باعث نہ ہون۔

حکومت مراکو نے وزیر جنگی کے کنبہ کو آزاد کر دیا گیا۔ اوسکو اجازت دیدی ہے کہ جہان اوسکا جی چاہے چلا جائے۔

کلکتہ مین موقوف شدہ کلارکون کی دستگیری کا چندہ جاری ہے سات ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

ڈہاکہ مین جدید صوبہ کے مسلمانون مین اتفاق پیدا کرنے کو ایک خاص انجمن مقرر کیگئی ہے۔

گوالیار مین کپتان لارنس نے غبارہ بازی کا کرتب دکہایا۔

یہ صحیح نہین کہ دربار کشمیر قدیم ریاستی سکون کا البم پرنس آف ویلز کو پیشکش کرنے کا ارادہ رکہتا ہے۔

کلکتہ مین گورنمنٹ پریس کا ایکا ابتک جاری ہے۔ حکام بہی اپنی ہٹ پر ہین کہ ایک نہین سنین گے۔

رنگون مین دیسی سرمایہ سے ایک دخانی جہاز کی کمپنی بہی کلکتہ تک مسافرون کو لائے لیجا کے گی

مسٹر لاجپت رائے ولایت مین لکچرون کا کام ختم کر چکے مسٹر گوکہلے ۲۳ نومبر کو وہان سے لوٹین گے ان دونون صاحبون نے اپنے لکچرون سے ایک تہلکہ عظیم برپا کر دیا تہا۔

شہر روم مین عنقریب ایک اہم اور جدید کمیٹی کیمیاوی امور مین بحث اور تحقیقات کے لئے نشست کرے گی۔ دولت علیہ بہی اپنی جانب سے ایک قایمقام اس کمیٹی کے لئے ارسال کرنے والی ہے۔

کورنس واضع آئین ہند کا اجلاس کلکتہ مین یکم دسمبر کو ہوگا۔

حیدرآباد سندہ مین بکوشش پولیس ایک شخص جعلی سکہ بناتا گرفتار کیا گیا۔

کلکتہ مین ہندے ماترم والون نے گہر گہر بہیک انگنا شروع کر دی۔ قومی فنڈ مین ۲۲۰۲ روپیہ جمع ہوا۔

کلکتہ مین دیوالی کی آتشبازی کے حادثون سے تین چار جانین ضایع ہوئین میدان کلکتہ مین اوسروز ۳۰۰ روپیہ کے ولایتی کپڑے کا الاؤ جلا کر روشنی کیگئی۔

ٹکٹ والے لفافون سے گول ٹکٹ کاٹ کر دوسرے پیکٹ پر لگا سکتے ہین وہ بیرنگ نہین ہوگا۔

اراکین محفل چراغ نور محمدی۔ اگیت پوری سے اطلاع دیتے ہین کہ ۹ نومبر ۱۹۰۵ع کو بتقریب ورود شہزادہ صاحب ریلوے انگریزی ملازمان کو ۳۰۰ روز کی تعطیل اور دو بہی مع تنخواہ دیگئی کہ حضور موصوف کی زیارت سے مشرف ہون۔ افسوس ہے کہ ہندی ملازمین کو جو بہ نسبت انگریز صاحبان کے ہزار درجہ اپنے آقا کے دیکہنے کے مشتاق تہے خوب ہندی ملازمین نے یہانتک کوشش کی کہ ہماری تنخواہ کاٹ لیجائے اور ہمکو اپنے جان سے پیارے شہزادہ کی ایک نظر صورت دیکہنے کی مہلت دیجائے۔ لیکن افسوس کہ غریبون کی کچہ نہ سنی گئی۔

نیشنل کانگریس بنارس کیلئے لندن سے مسٹر ہاکنس ممبر پارلیمنٹ بہی آئے ہین لندن مین لارڈ منٹو کے پرائیویٹ دوستون نے الوداعی دعوت دی۔

مطبع حمیدی واقع ممبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔